Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۲ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

اے میر مدحت صاحب کمشنر راولپنڈی کو ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء سے ایک سال کی مجتمع رخصت عطا کی گئی اور نتھن صاحب انکو سبکدوش کرینگے - جی - ڈبلیو - ڈگن صاحب اسسٹنٹ کمشنر جہلم بندوبست راولپنڈی میں دو ماہ تک بندوبست کا کام سیکھیں گے اور بعد ازاں سب ڈویژنل افسر مری مقرر کئے جائینگے - مرزا ظفر علی صاحب بی - اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور - دیوان لچھمی داس صاحب اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر - لائلپور کو اُن کے ملازمت سے پنشن یاب ہونے پر ۲ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو سبکدوش کرینگے - ۱۹ر جنوری کو روس کی عملداری میں یرو سلاو کی کاؤنٹی مز کا سیول علاقہ سے انگریزی منیجر کے روسی گورنمنٹ کی طرف سے گرفتار ہو گیا ہے انگریزی منیجر ڈیوسن پر یہ الزام لگایا گیا ہے اُن کے مضامین کی کتابیں برآمد ہوئی ہیں - سر ای گرے نے سینٹ پیٹرزبرگ کے انگریزی سفیر کو تار دی ہے کہ اس معاملہ میں دست اندازی کرے - چین کی ملکہ ڈاؤگر نے تمام شہزادوں کو حکم دیا ہے کہ یوم نوروز پر سب کے سب حاضر ہوں تاکہ اُن میں سے تین شہزادے چنے جاویں جنمیں سے شہنشاہ کا جانشین چنا جاویگا - لاگوائرا کے محاصرہ کے لئے ٹرینیٹی ڈاڈ سے تین فرانسیسی کروزر روانہ ہو گئے ہیں - روس نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ ڈاکٹر موٹونو پیرس میں بطور جاپانی سفیر کے رہیں جیسا کہ جاپانی سفیر سینٹ پیٹرزبرگ میں رہتا ہے - ۲۴ جنوری کو رات کے ۲ بجکر ۴۳ منٹ پر پانچم میں ایک سخت بھونچال کا جھٹکا محسوس ہوا - ویسرائے صاحب کے ہمراہ اُن کے سفر بہار میں لیڈی منٹو اور لیڈیز آئلین اور ویلی ایلیٹ اور ویسرائے صاحب کا کل عملہ ہوگا - جرمن کا عہد نامہ سابقہ ابیسینیا کے پیش کیا گیا ہے - دیسی بود و باش اور سفر اور تجارت کے متعلق امریکہ اور برطانیہ کی نسبت زیادہ وسیع حقوق مدنظر رکھے گئے ہیں - واشنگٹن کی ایک تار سے واضح ہوتا ہے کہ مسٹر سیکرٹری روٹ نے چین کے سفیر کمشنران کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اس دلی خیر مقدم سے چین کی بابت امریکہ کی نیک نیتی ظاہر ہے - سمپلن ٹنل میں سے پہلی ریلوے ٹرین ۲۰ منٹ میں گذری - طہران کا روسی کانسولیٹ کہتا ہے کہ سیستان میں پلیگ کے فیصدی واردات میں سے ۹۹ اموات وقوع میں آئیں - شاہ ہسپانیہ کی شادی بیٹنبرگ کی شہزادی کے ساتھ ہونے والی ہے اس کا اعلان جلدی سرکاری طور پر کیا جائیگا - سنہ ۱۹۰۵ء اگست تک سٹوڈنٹ والنٹیر مشنری یونین کے ۶۰ ممبران بطور مشنری کے روانہ ہوئے - از انجملہ ایک سو تو سی - ایم - ایس + ایس - پی - جی + سی - ای - زیڈ - ایم - ایس کے متعلق آئے - ۸۰ تمام پریسبٹیرین سوسائٹیوں کے متعلق - ۶۰ میتھوڈسٹ سوسائٹیوں کے اور ۳۴ لنڈن مشنری سوسائٹیوں کے متعلق آئے - باقی ماندہ دیگر چھوٹی چھوٹی سوسائٹیوں کے ماتحت روانہ ہوئے یا خاص خاص کام پر متعین ہیں - ریاست میسور کے جیغٹا نون میں چوری کا کام ہوتا ہے وہ آجکل بڑی ترقی پر ہے تمام مشینیں برابر مستعمل ہوتی رہتی ہیں - سنا جاتا ہے کہ سب پور انجنیرنگ کالج بہت جلد رانچی میں تبدیل ہو جائیگا - کلکتہ میں ہند کے اہالیان ریلوے کی ایک بڑی بھاری کانفرنس ہونے والی ہے جس میں تمام ہند کی ریلوں کے منیجر حاضر ہونگے - اور ٹریفک منیجروں کی بھی ایک بڑی تعداد حاضر ہوگی - ہفتہ مختتمہ ۱۳ر جنوری میں تمام ہند کے اندر ۲۴۴۰ اموات پلیگ سے واقع ہوئیں - صوبجات متحدہ میں ۱۱۶۷ - پنجاب میں ۶۳۲ بنگال ۱۱۴۴ - احاطہ بمبئی میں ۵۶۵ - کلکتہ کی خبر ہے کہ چند ہفتوں کے اندر اندر کئی ایک سربرآوردہ بنگالیوں کی ایک ڈیپوٹیشن تقسیم بنگال پر اعتراض کرنے کی بابت انگلستان جانے والی ہے - پریذیڈنٹ روزولٹ نے پناما کی اسسٹنٹ خزانچی کو جو فلاڈلفیہ میں رہتا تھا اس لئے اپنے عہدے سے برطرف کر دیا کہ وہ سول سروس کے قوانین کی مذمت اور لگاتار خلاف ورزی کرتا رہا - اُن کے اس کام سے لوگوں پر عبرت اور انتباہ کا بہت عمدہ اثر ہوا - کولمبیا میں جو فٹ بال کے کھیلوں کے موقع پر بہت سے نقصانات اور حادثات واقع ہوئے ہیں اُن کی وجہ سے یونیورسٹی نے کھیلوں کی فہرست میں سے فٹ بال کھیل کو خارج کر دیا ہے - ماناںوالہ ضلع گوجرانوالہ - ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء شام کو چار آدمی تھانہ ماناںوالہ کی ایک کوٹھڑی میں سوئے صبح کو چاروں مردہ پائے گئے لوگ کہتے ہیں کہ تھانہ کی جگہ بہت خراب ہے کیونکہ جنوں اور بھوتوں کی جگہ ہے اور ضرور کسی آفت نے مار ڈالے - اور یہ بھی سنتے ہیں کہ یہاں ایک دفعہ کسی افسر پولیس کا گھوڑا بھی جھٹ پٹ مر گیا تھا - گھوڑے کی بابت تو ہمیں معلوم نہیں مگر ان متوفی لوگوں کی بابت اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ وہ بے وقوفی سے مرے ہیں کیونکہ رات کو کوٹھڑی میں کوئلوں اور لکڑیوں کی آگ سلگا کر تاپتے رہے ہیں اور دروازہ بند کرکے سو گئے اور نہیں معلوم کیا ابھی دھواں نکل رہا ہے ایک تو دھوئیں کی کثرت سے دم بند ہو گئے دوسری کوئلوں کی زہریلی گیس سے کالعدم ہو گئے بھی بجز

ایڈیٹوریل نوٹس

سپیچ فنانشل کمشنر

(ویٹرنری ہسپتال لودیانہ کا افتتاحی جلسہ ۱۵ ماہ حال کو بڑی رونق سے منعقد ہوا تھا۔ دعام ناظرین ورؤسا کا خاصہ تھا۔ ایڈریس پریزیڈنٹ اور دیگر بعض معززین شہر کے بڑی خوبی سے ہوئے۔ ذیل میں وہ سپیچ درج ہے جو صاحب فنانشل کمشنر بہادر دام اقبالہٗ نے دیا۔ ناظرین اس سے لودیانہ کی ترقی کا قدرے تصور خیال شریف میں لا سکتے ہیں۔ ایڈیٹر)

صاحبان حاضرین جلسہ

میرے واسطے آج اس ہسپتال کے افتتاحی جلسہ کا پریزیڈنٹ ہونا کمال خوشی کا باعث ہے میں ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹی کو اس ہسپتال کی تکمیل پر مبارکباد دیتا ہوں۔ جنہوں نے اس کام میں عملی طور پہ توجہ کر کے اسکی تکمیل کے واسطے روپیہ بہم پہنچایا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ عمارت جسکی افتتاحی رسم میں ادا کرونگا سول سے بڑھ کر ہے اور صرف ایک اور ایسی قسم کا ہسپتال لائل پور میں ہے۔ پس یہ کہنا چاہئے کہ لودیانہ اس عمدہ کام میں لائلپور سے پیچھے نہیں رہا۔ بلکہ عمدہ ہسپتال قائم کرنے سے لائلپور کے ساتھ تمام صوبہ کے اندر پیشقدمی کی ہے میں امید کرتا ہوں کہ لودیانہ کی عمدہ نظیر کی پیروی اور جگہوں میں بھی کی جاویگی۔ گو اس عمدہ کام کے واسطے جو ہسپتال سے ہونگی امید ہے اس جگہ میدان بہت وسیع نہیں لیکن یوں سمجھنا چاہئے کہ بلحاظ ان تمام بڑے بڑے کاموں کے جو آجکل ہندوستان میں ہو رہے ہیں لودیانہ اس بارے میں کچھ پیچھے نہیں رہا۔ سوال یہ ہے کہ زراعت کاری کے محکمہ کی ترقی اور زراعت کاری کے کاموں کی طرف خاص توجہ جو کچھ عرصہ سے اور بالخصوص سال گذشتہ سے گورنمنٹ انڈیا پروسیڈنگس میں دیکھنے میں آتی ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے۔ اصل مطلب یہی ہے کہ ولایتی علوم کے ذریعہ سے ہندوستان کی زراعت کاری کو ترقی دیجاوے۔ یہ سائنس ہے یہ علم ہے جو ہمیشہ بیماری کا مقابلہ کرتا ہے اور جوں جوں علم بڑھتا جاتا ہے۔ اس علم کے ذریعہ سے بیماری کا مقابلہ کرنے کے واسطے سامان بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ مویشی کی بیماری کو روکنے کے واسطے ٹیکا جاری ہوا ہے اور اس کام کے واسطے ایک بہت عمدہ ہسپتال مکتسر میں موجود ہے جہاں سے بہت سی جگہوں پر لاگ بھیجی جاتی ہے جس کے ذریعہ سے ویٹرنری اسسٹنٹ مویشی کی بیماریوں کے لئے اس کا استعمال کرتے ہیں۔ ہر ایک ہسپتال مویشیاں وغیرہ خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہو جیسا کہ یہ ہے وہ ملک کی بہتری میں امداد دیتا ہے۔ کیونکہ اس سے مویشی کو فائدہ پہنچتا ہے اور مویشی پر ہی زراعت کا انحصار ہے۔ اس موقعہ پہ اس امر کا ذکر کرنا بیجا نہو گا کہ صرف مویشی جس سے مراد بیل۔ گائے وغیرہ کی ہے فائدہ نہیں اٹھاوینگے بلکہ گھوڑوں کا علاج بھی اس جگہ ہوگا اور یہ امر میرے واسطے بڑی خوشی کا باعث ہے۔ کیونکہ اس ملک کے وسیع تجربہ سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اس صوبہ میں نسل اسپان کی عمدگی و بڑھانے میں نمایاں ترقی ہوئی ہے چونکہ اس میں گھوڑوں و خچروں وغیرہ کا علاج اور انکی بیماری کا انسداد ہوگا۔ اس لئے ہمکو اس ہسپتال سے بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے۔ آپ نے جس قدر روپیہ اس میں لگایا ہے وہ بہت عمدہ کام میں صرف ہوا ہے یہ ہسپتال مالکان اسپان کے واسطے بڑا فائدہ مند ہوگا اور زراعت کاری کو بھی فائدہ دیگا۔ چونکہ میرے خیال میں آپنے بہت اچھا کام کیا ہے اور دیگر اضلاع کے واسطے بہت عمدہ نظیر قائم کی ہے۔ مجھے اس ہسپتال کے کھولنے میں بہت خوشی ہے اور میں اس کو کھولتا ہوں۔

(سلسلہ کیلئے دیکھو لکچر صاحب ڈپٹی کمشنر لودیانہ کا صفحہ ۱۰ پر)

ہم اپنے مسیحی بھائیوں کو اطلاع دیتے ہیں کہ پادری این پریم داس پاسبان کلیسیائے لودیانہ کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے تمام پنجاب کے اس علاقہ میں جو پنجاب گورنمنٹ کے زیر حکومت ہو ہندوستانی اور یورپین اور یوریشین مسیحیوں کے مابین شادیوں کو رجسٹر کرنے کا اختیار مل گیا ہے۔ پنجاب میں جہاں کہیں رجسٹرار کی ضرورت ہو وہ جانے اور شادی کو رجسٹر کرنے کے لئے بلائے جا سکتے ہیں۔

خبر ہے کہ ضلع لاہور کا رقبہ کم کر کے ایک اور نیا ضلع پنجاب میں بڑھایا جائیگا۔ مسٹر ہیلی ٹیکس ڈپٹی کمشنر لاہور ۱ فروری سے اس خاص کام پر متعین کئے جاویں گے۔ (تہذیب نسواں)

نوٹس

جناب ایڈیٹر صاحب مہربان دام عنایتکم۔ تسلیم۔
ازروئے نوازش سطور ذیل اخبار گوہربار میں درج فرمائیں ناظرین اخبار ہذا کو بذریعہ تحریر ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ خاکسار کا تبادلہ شاہجہانپور سے بجنور کو ہوگیا ہے لہٰذا احباب خط و کتابت پتہ ذیل سے کیجئے اور اگر کسی کو کتاب خلعت آریہ کی بابت کچھ استفسار ہو تو بھی بجنور سے کیجئے اور اگر خرید کتاب کی بابت درخواست ہو یا کوئی مشکل ہو بابت کتاب مذکورہ کے تو خاکسار کا پتہ یہ ہے:۔

پادری۔ ڈبی۔ ولسن۔ ایم۔ ای۔ مشن بجنور

زیادہ والسلام

چین میں مسیحیت پر ایک یورپین لیڈی کی رائے

مسز جے۔ این فوسٹر نے جو ہند میں سیر کر رہی تھیں ایک پبلک میٹنگ میں چین کے حالات بیان کرتے ہوئے اس ملک میں مسیحیت کے اثر کی بابت نہایت عمدہ تقریر کی۔ آپنے اپنے بیان میں مشنری تاثیر کے بارے میں یوں کہا کہ جب ملکہ ڈاوگر وفات پا جائیگی تو چین میں ایک انقلاب واقع ہوگا۔ پرانے سرکاری امتحانات جو کنفیوشس کی تعلیم پر مبنی تھے حال ہی میں منسوخ ہوگئے ہیں۔ اور ایک مسیحی مشنری جو ایک سرکاری حیثیت میں اس وقت ہے وہ ایک نیا مسودہ قوانین تیار کر رہا ہے۔ کیونکہ سرکار نے اس کے بجائے ابھی تک کوئی اور قانون جاری نہیں کیا ہے۔ مسیحیت چین کو خمیر کر رہی ہے۔ باکسروں کی بغاوت کے ایام میں دو دلیروں نے اپنے اپنے صوبوں کے دیسیان مشنریوں کو قتل کرنے کے سرکاری حکم سے انکار کر دیا تھا۔ اس نیک عمل کی پاداش میں اُن کے سر قلم کر دیئے گئے تھے۔ اور مسیحی تعلیم نے اسوقت کی نسبت چین میں اور زیادہ گھر کر لیا ہے ؛

انجیل ایمان لانے والے کیلئے خدا کی قدرت ہے

انجیل کا مقصد نجات ہے یعنی انسان کی نجات یعنی انکا چھٹکارا یا رہائی انکی گری ہوئی۔ خطرہ۔ اور معصیت کی حالت سے جسمیں گناہ نے انکو مبتلا کر رکھا ہے۔ جرم یا قصور سے۔ جہالت اور غلطی سے۔ اور ہر قسم کی خرابی اور دکھوں سے پوری اور ابدی رہائی۔ انجیل انہیں امور کو انسان کے سامنے اور انسان کے لئے پیش کرتی ہے۔ انجیل انسان کو ہر قسم کی اور وسیع ترین برکات بہم پہنچانے کا وعدہ اور اعلان کرتی ہے جنکا خیال کبھی کسی محض انسانی ہمدردی کے شان گمان میں بھی نہیں آیا۔ اور جنکا حصول تمام قوی ترین مصلح وسائل مثلاً فلاسفی وتجارت۔ حکومت وتعلیم وغیرہ سے نہ صرف بالکل ناممکن ہی نہیں بلکہ وہ گنجینہ نامتناہی اور غیر موزون ہیں۔ مگر انجیل ایسی نجات کے مہیا کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ بلکہ خود وہ طاقت ہے۔ یہہ تمام انسانوں کی بہ حیثیت ذوی عقل۔ فاعل۔ برگشتہ اور غیر فانی ہستی کے تمام حوایج بہم پہنچانے کے قابل ہے۔ اور کثرت سے مہیا کرتی ہے۔ اسمیں وہ بات ہے جو بیوقوف آدمی کو دانا۔ گنہگار آدمی کو مقدس۔ اور مصیبت زدہ شخص کو خوش کر سکتی ہے۔ اسمیں وہ شئے ہے جس سے انسان کی ہستی بیحد طور پر علم فضایل۔ اور خوشی میں لاثانی ترقی کر سکتی ہے ؛

انجیل کی یہہ قدرت اسمیں ذاتی نہیں ہے بلکہ اکتسابی ہے یعنی غیر سے آتی ہے۔ یہہ خدا کی قدرت ہے جو اس میں سے اثر کرتی ہے۔ یہہ اُس کا وسیلہ ہے یعنی اُس نے اس وسیلہ کو تیار اور مہیا کیا ہے۔ صرف وہی بچا سکتا ہے۔ ست کا گیان پاپوں کی کھیما۔ من اور چت کی تبدیلی۔ کامل اطمینان۔ یہہ سب کچھ اُس کی بخششیں ہیں۔ صرف وہی یہہ سب کچھ عطا کر سکتا ہے۔ پس جبکہ وہی ان نعمات کا داتا اور بانی ہے تو انجیل ہی انسان کی ترکیب اور حالات کا موزون وسیلہ ہے۔ انجیل انسان کو بچانے کے لئے خدا کا موثر ذریعہ ہے یہی اس فقرہ کے معنی ہیں کہ "انجیل نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے"۔ انجیل کی یہہ قدرت محض قدرت ہی نہیں بلکہ پوری قدرت ہے۔ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو خواہ کیسا ہی گرا ہوا۔ مجرم خراب اور کمبخت کیوں نہ ہو جسکو یہہ انجیل بچا نہ سکے۔

یہہ انجیل ہے۔ یعنی خوشی کی خبر۔ مگر خوشخبری ایسی نظر کہ وہ خوشخبری ہے۔ ضرور ہے کہ لوگ اُسکو سنیں سمجھیں اور قبول کریں تاکہ انکو اطمینان ہو۔ انجیل الٰہی سچائی کا مکاشفہ ہے۔ اور جس صورت میں کہ یہہ اُن لوگوں کو جو اُسپر ایمان لاتے ہیں بچا سکتی اور بالضرور بچاتی ہے اور بچائیگی مگر اس صورت میں وہ انہیں نہیں بچا سکتی جو اس سے غفلت کرتے ہیں۔ بے پروائی کرتے۔ اسکو غلط طور پر سمجھتے۔ رد کرتے یعنی اُسے نہ تو سمجھتے اور نہ اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ "انجیل ہر ایک شخص کے لئے جو ایمان لاتا ہے نجات کیواسطے خدا کی قدرت ہے" دوسرے معنوں میں انجیل جسپر ایمان لایا جاتا ہے بنی آدم کو بچانے کیلئے خدا کا موثر طریقہ ہے۔ اس نظر سے انجیل سے ہمارے نہ شرمانے کی کافی اور عمدہ وجہ ہے اور اس امر کی بھی کافی وجہ ہے کہ سچی لوگ اسکی منادی کریں۔ انجیل بنی آدم کو بالالحاظ کسی خاص قوم یا ملک۔ یا کسی ناقبل جرم کے خرابی اور کمبختی کے فی الحقیقت خوش بنانے کا کافی اور مقررہ وسیلہ ہے پس یہہ کافی اور موثر اور لاثانی اور مقررہ وسیلہ ہرگز انسان سے رد اور اغماض کئے جانے کے قابل نہیں ہے۔ ہر ایک مناد اور مسیحی کا فرض اور سچی ہمدردی ہے کہ وہ اپنے ابنائے جنس کو اس خوشخبری کا بلالحاظ کسی قومیت یا درجہ کے ہر طرح کی رکاوٹوں پر غلبہ کرتا ہوا بلا پس وپیش اعلان اور دعوت دے ؛

پاسٹر شی۔ یعنی چین کے ایک مشہور مسیحی پاسٹر کی سوانح عمری

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے بقیمت ۲ ؍ فی جلد دستیاب ہو سکتی ہے۔ یہہ کتاب منادوں پادریوں اور خصوصاً پاسٹر صاحبان کے لئے نہایت ہی عمدہ بیش قیمت قابل تقلید نمونہ حقیقی پاسٹر کی ماہیت۔ کام۔ مزاج۔ اور باہمی سلوک کا مخزن اور معیار ہے۔ پاسٹر شی کی زندگی روحانی زندگی تھی۔ یہہ زندگی تھی۔ یہہ زندگی دعا اور روزے کی۔ کام اور صبر وبرداشت کی۔ موثر اور خود انکاری کی زندگی تھی۔ اس کے دعا اور روزے کی یہہ تاثیر تھی کہ دعا کرتے کرتے اس کا جواب فوراً ملجاتا تھا۔ اس کے ذریعہ معجزہ اور مشکل کاموں میں آسانی ہو جاتی تھی۔ واقعی پاسٹر شی پاسٹروں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ تھا۔ کیا ہمارے ہندوستان کی کلیسیاؤں کے پاسٹر صاحبان اس کتاب کو نہ پڑھینگے اور جو کچھ نقائص اُن میں ہیں اس مجلی آئینہ میں انکو دیکھکر رفع کرنیکی کوشش نہ کرینگے ؟ ہم بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں کہ پاسٹر صاحبان اس کتاب کو ضرور منگوالیں اور نہ صرف مطالعہ ہی کریں بلکہ

اسکی پیروی بھی کریں۔ ماسوائے اس قسم کی خوبیوں کے ایک خوبی اسمیں یہہ بھی ہے کہ یہہ کتاب نہایت دلچسپ اور پُرتاثیر ہے۔ پڑھتے پڑھتے پاسٹرشی کی تمام کارروائیوں اور روشنوں سے تن پر تھرتھری ہو جاتا ہے۔ دل جنبش میں آجاتا ہے۔ اپنی نالائقیوں کو اور خدا کی مہربانیوں کو دیکھکر آنکھوں سے بے تحاشہ آنسو گرنے لگ جاتے ہیں۔ پاسٹرشی کی بردباری استقلال۔ ایمان۔ محبت۔ بھروسہ۔ خود انکاری۔ جفاکشی اور جان نثاری سے خواہ مخواہ اپنے دلمیں بھی ویسے ہی بننے کی امنگ۔ پیدا ہوتی ہے ؛

مسیحی کارندوں کے لئے ہدائتیں۔ ۱۔ خدا کا فرزند۔ باپ کی حفاظت کا محتاج۔ کلام الٰہی کا وہ خاص موقعہ جہاں سے ہم بنی آدم کے بچانے کے کام کا مطالعہ شروع کر سکتے ہیں لوقا کی انجیل کے پندرھویں باب میں پایا جاتا ہے اس میں دو امور پائے جاتے ہیں :۔

(۱) انسان نے خدا کا فرزند ہونے کی حیثیت میں اپنی فرزندیت کے حق کو کھو دیا ہے اور مدد کا محتاج ہو گیا ہے۔

(۲) خدا اب بھی اُس کا باپ ہے اور اسکو معاف کرنے اور بچانے کو تیار ہے۔

سب سے اعلیٰ قسم کی سچائی جو یسوع نے بنی آدم کو سکھلائی وہ خدا کے باپ ہونے کی نسبت تھی۔ مسیح کے زمانے میں کسی شخص کو یہوواہ کا نام زبان پر لانے کی اجازت نہ تھی لڑکوں کو سکھلایا جاتا تھا کہ وہ بجائے اِس کے اور کوئی نام لیویں لیکن۔ جب مسیح بڑی بے تکلفی اور پیار سے خدا کو باپ کہکر پکارنے لگا تو لوگوں کی حیرانی اور بھی بڑھ گئی۔ جب اس نے اپنے شاگردوں کو "ہمارے باپ" کہکر دعا مانگنا سکھلایا تو اُن کے خواب و خیال میں بھی یہہ بات نہ گذری ہوگی کہ یہہ دو الفاظ قوم کو سرفراز کرنے میں کیسے مؤثر اور کارگر ہونگے (متی ۶: ۹) غرض پہلے پہل انہوں نے خدا کو صرف مسیح کا باپ سمجھا۔ وہ دن خاص یادگاری کے لائق تھا جبکہ پطرس نے کہا کہ "تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے" (متی ۱۶: ۱۶) وہ مسیح کے لئے خدا کا باپ ہونا سمجھ سکتے تھے کیونکہ انہوں نے مسیح میں خدا کی ابنیت کو دیکھا تھا۔ اِس کے بعد اُس نے انکو سکھلایا کہ وہ بھی کس طرح اس ابنیت کو حاصل کر سکتے ہیں انکو لوقا کے ۱۵ ویں باب میں پدرانہ محبت کا عجیب فوٹو نظر آیا اور اُن کے دلوں میں ضرور یہہ سوال پیدا ہوا ہوگا کہ کیا باپ کی ایسی محبت ہمکو بھی مل سکتی ہے ؟ وہ بخوبی جانتے تھے کہ مصرف بیٹے کا باپ کی نسبت کیا خیال تھا اس لئے اُن کے دلوں میں بھی اُس لڑکے کی مانند خواہش پیدا ہوئی "کہ اٹھ کر باپ کے پاس" جاویں۔ جب مسیح نے انکو خدا یعنے آسمانی باپ کی الٰہی محبت کا نظارہ دکھلایا تو انہیں نئی امید۔ نئی خوشی اور نیا ایمان پیدا ہوا اور انکی محتاج روحیں خدا کی ایسی نادر محبت کا خیال کر کے اِس عجیب اور نئی خوشی سے معمور ہو گئیں ؛

دعا۔ اے خدا میرے باپ میں تیرا مصرف بیٹا ہوں تو فضل عنایت کر کہ میرے اندر تیری ضرورت کی احتیاج محسوس ہو۔ اپنی معاف کرنیوالی محبت کا نظارہ دکھلا کہ میں ہمیشہ تیری حضوری کو ڈھونڈوں۔

۲۔ گم اور رہبر کا محتاج۔

اگر کوئی آدمی ساری دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اٹھاوے تو اسے کیا فائدہ ہوگا ؟ اور آدمی اپنی جان کے بدلے میں کیا دیگا" (مرقس ۸: ۳۶ و ۳۷) ہر ایک آدمی کے لئے یہہ ایک نہایت ہی اہم سوال ہے۔ "کھوئی ہوئی جان" یہہ وہ فقرہ ہے جسکی نسبت بہت سے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں سے بعض عارضی ہیں لیکن حقیقتوں کی نسبت کوئی بات عارضی نہیں ہوتی کیونکہ وہ اشیاء کی نیچر میں پائی جاتی ہیں جب کوئی بچہ بھٹک جاتا ہے یا یوں کہو کہ اسکو راستہ نہیں ملتا تو اسکو ایک ہی چیز یا ایک ہی چیز یعنے رہبر کی ضرورت ہے۔ ٹھیک ہر ایک شخص کا جو خدا کو نہیں جانتا ایسا ہی حال ہے۔ لیکن خدا کو جاننے کا طریقہ یسوع مسیح کو جاننا ہے جس کو اسی نے بھیجا ہے۔ اگرچہ شاگردوں کو باپ کے جاننے کی بڑی تمنا تھی مگر انہوں نے یکبارگی اس بارہ میں نمایاں ترقی نہیں کی کیونکہ وہ اس سچائی کو سمجھ نہیں سکے کہ خدا مسیح میں ظاہر ہوا ہے (یوحنا ۱۴: ۱-۱۱)۔ انسانی تواریخ کی خرابی کا سبب انسان کے دل کی سستی ہے۔ پولوس رومیوں ۱: ۲۱ میں بیان کرتا ہے کہ "باوجودیکہ انہوں نے خدا کو پہچانا مگر تو بھی خدائی کے لائق اسکی بزرگی اور شکرگذاری نہ کی بلکہ اپنے خیالات میں بیہودہ ہو گئے اور ان کے ناسمجھ دل تاریک ہو گئے" ؛

کھوئی ہوئی دنیا کی ضرورت تاریخ کے ہر ایک صفحے پر خون اور آنسوؤں سے ثبت ہے۔ انسانی مایوسی کی گونج یہہ بتلا رہی ہو کہ وہ دنیا میں ناامید اور بے خدا ہے۔ دل کی آہ ایوب کے ساتھہ یہہ ہے "کاشکہ میں جانتا کہ وہ مجھکو کہاں مل سکتا ہے" (۲۳: ۳) مسیح جواب دیتا ہے۔ "راہ حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس آ نہیں سکتا" (یوحنا ۱۴: ۶) ہر ایک کھوئے ہوئے انسان کو مسیح کی ضرورت ہے "کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں" (اعمال ۴: ۱۲)

دعا۔ اے روشنی اور زندگی کے خدا میں ایک بچے کی طرح جو رات کے وقت روشنی کے لئے چلاتا ہے تیرے حضور چلاتا ہوں یسوع مسیح کے چہرے میں اپنے جلال کی معرفت میرے دل میں منور کر ؛

ای۔ ہولڈر صاحب عارضی طور پر ڈسٹرکٹ جج شملہ بجائے اے ولیم سن صاحب مقرر کئے جاینگے اور آخرالذکر عہدہ دار ڈی مونٹ مورنسی صاحب کی جگہ جو نسپنج صاحب کے لاہور میں خاص کام پر لگے رہنے کے ایام میں افسر نوآبادی کا کام کرینگے نائب افسر نوآبادی نہر چناب رہینگے ؛

مراسلات

رسالہ ثبوت شہادت پر ایک مسیحی عالم کی رائے

مجھ کمترین خادم العلماء حافظ احمد مسیح ساکن ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی نے رسالہ ثبوت شہادت مولفہ جناب شیعہ ممتاز الافاضل محمد ہارون صاحب ساکن رنگی پورجال وارد دہلی مقیم مسجد نواب حامد علی خانصاحب مرحوم متصل کشمیری دروازہ ملازم عربی سکول کو اور جو جوابات شیعہ ممتاز الافاضل صاحب مذکور نے کسی دہلی والے مولوی کے سوالوں کے اخبار اثنا عشری مطبوعہ دہلی مورخہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۴ میں تحریر فرمائے ہیں میں یہہ اور وہ حرف بحرف منصفانہ طور پر حسب ذیل ریویو کرتا ہوں:

(۱) شیعہ ممتاز الافاضل صاحب نے اخبار مذکور میں تحریر فرمایا ہے کہ شہادت امام حسین اصول دین میں داخل نہیں ہے اور نہ شہادت امام حسین پر مدار نجات ہے۔

جب کہ شہادت امام سے کوئی فائدہ متصور نہیں اس صورت میں اسپر رسالہ بازی کرنی یا کرانی صرف اپنی خوش اعتقاد معتقدوں کو دام میں لا کر اپنے ذاتی مقاصد حاصل کرنا مقصود ہے اور ذاکرین کیواسطے دروازہ رزق کا کھولکر عوام سے اپنی شہرت کرانی ہے۔ اور مثل مرزا حیرت صاحب کے شہادت کا خوب ہی قلع قمع کیا ہے وہ موجد ہیں تو آپ مقلد ہیں۔

(۲) مرزا حیرت صاحب نے شہادت کا کھنڈن یعنے تردید کتب شیعہ سے کی ہے اور انہیں پر اعتراضات کئے ہیں شیعہ ممتاز الافاضل صاحب نے اُس کا ثبوت کتب سنت جماعت سے تحریر فرمایا ہے یہہ عالمانہ طریق نہیں ہے کیا وہ کتب شیعہ مرزا صاحب کے خیال کے موافق ہیں جیسا کیا گیا۔ آپکو مناسب تھا کہ اول ثبوت تخصیصی کتب شیعہ سے نقل کرتے بعدہ کتب مسلمہ خصم سے الزامی جواب لکھنا تھا ایسا کرتے ہی کہاں سے کتب مستند شیعہ اس بارہ میں خاموش معلوم ہوتی ہیں کیونکہ رسالہ ثبوت شہادت کے صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے شیعوں نے جہاں تک فضائل اہل بیت لکھے ہیں اُس میں بہت بڑا حصہ وہ ہے جو کتب سنت جماعت اور اُن کے سنن مسانید سے لیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ جو ثبوت کتب شیعہ میں ہے وہ ثبوت پیشکردہ ثبوت سے کم درجہ ناقابل اظہار ہے لہذا کتب شیعہ سے شہادت امام حسین ثابت نہیں ہوتی مرزا صاحب کا مقولہ راست درست ہوا۔ اب شیعوں کے حسب حال یہہ مثل صادق آتی ہے۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ اے میرے پیارے بھائی بتاؤ اور کیا کیا تمنے سنت جماعتوں کے ہاں سے لیا ہے اور جو فضائل اہل بیت آپ نے اُن کے ہاں سے لئے ہیں باجازت لئے ہیں یا بلا اجازت غصب کئے ہیں اور اس بنیاد پر رسالہ کے ٹھہرنے کے نیچے یہہ لکھنا کہ حق تالیف محفوظ ہے غصب ہے غصب اور میں آپکو راست گفتار سمجھکر پوچھتا ہوں اور مجھے آپکی ذات سے یقین ہے کہ آپ سچ کہینگے ذراسا بھی جھوٹ نہ بولینگے کیونکہ اب تقیہ کرنیکی کوئی ضرورت نہیں ہر ایک شخص آزاد ہے پس بیان کرو اور مذاہب میں سے کیا کیا مسائل و فضائل لئے ہیں بطور رسالہ سب کو ایک جگہ دکھاؤ۔ ہاں مجھے یاد آگیا کہ ایک پیشنگوئی ہمارے خداوند یسوع مسیح کی جو کتاب یسعیاہ نبی کے ۵۳ باب نو آیت میں لکھی ہوئی ہے اپنے کتاب تورات مذکورہ سے لیکر محق محمد صاحب اخبار مذکور بالا میں تحریر کر دی ہے۔

اور شیعوں نے مان رکھا ہے کہ ہر خصم کو خصم کے مسلمات سے جواب دیا کرتے ہیں اس بنیاد پر شاید انہوں نے اس رسالہ ثبوت شہادت کو بھی مسلمات خصم سے لکھا ہے یہہ انکی غلطی ہے اب سبب نہ موجود ہونے جواب کے جاہلوں کے سمجھانے کیواسطے یہہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ میں دیانت کرتا ہوں اگر کسی سوال کا جواب مسلمات خصم میں متصور نہ ملا تو اس صورت میں شیعہ عالم کیا کرینگے کیا شکست مانے مانے گے تخصیصی جواب دے نہیں سکتے کہ قاعدہ مقررہ ٹوٹتا ہے ہم مسیحی لوگوں کا خداوند یسوع مسیح کی صلیبی موت اور اُس کے قبر میں سے جی اٹھنے اور پھر زندہ آسمان پر صعود کرجانا اسپر ایمان ہے اور جملہ فرقہ اہل اسلام برخلاف ہمارے کہتے ہیں کہ وہ زندہ آسمان پر گئے موت کے قائل نہیں ہیں اس کا جواب کتب مسلمہ خصم یعنے تورات و انجیل شریف سے دو ورنہ مسیح کی صلیبی موت کے قائل ہو۔

(۳) لڑائیاں چند قسم کی ہیں ۱ جنگ شاہانہ جو ملک دولت کے لئے ہوتی ہے ۲ لڑائی لوٹیروں کی جو صرف مال حاصل کرنے کی غرض سے ہوتی ہے ۳ جنگ حمیت جو بچاؤ آبرو کی جاتی ہے۔ ۴ جنگ بغاوت جو حفظ امن میں خلل ڈالنے والی ہوتی ہے ۵ موت مظلومانہ ہے۔ ۶ لڑائی تمام دنیا کی بے دینیوں سے واسطے قبول کرانے دین اسلام کے اور یہہ جب فرض ہوتی ہے جب سامان جنگ مہیا ہو بغیر سامان یہہ جنگ از روئے قانون شرع اسلام خطا ہو۔

رسالہ مذکورہ میں خصوصیت جنگ قائم کر کر شہادت کا ثبوت دیتا تھا تاکہ شہادت کی قسم معلوم ہو جاتی اور یہہ لازمی امر تھا سو ایسا نہیں کیا گیا پس ثبوت مہمل ہے۔ میرے خیال میں امام حسین نمبر ۳ کی شہادت کے تحت میں آتے ہیں یا نمبر ۶ کے آخر کے حکم میں آتے ہیں کہ بغیر سامان جنگ کے اور تاریخ ابوفدا دیکھنے سے نمبر ۴ کے حکم میں داخل ہوتے ہیں۔ اور مظلومانہ جان بھی نہیں دی کہ خود بھی لڑے اور جنگ تدافع بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ بے شمار فوج کا حملہ عقلاً چند تن دفع نہیں کر سکتے تھے پس یزید سے بیعت کرنا ہی تدافع میں داخل تھا اور یہہ ہی تدافع تھی جسمیں از روئے احکام الٰہی کسی طرح ہرج نہ تھا اور جو اسپر یہہ کہا جاوے کہ وہ عالی خاندان تھے اس سبب سے انکی غیرت و حمیت کب گوارا کرتی تھی کہ وہ ادنیٰ قوم کے شخص کے ہاتھ پر بیعت کرتے تو اس صورت میں

یہہ کہنا لازم آویگا کہ امام حسین نے جنگ مشخصیت کے اور شخصیت میں جان دی۔

(۴) شیعہ ممتاز الافاضل صاحب نے بڑی شدید کیساتھ مرزا حیرت صاحب پر بے علمی کا الزام قایم کیا ہے جو صرف انکے بے انصاف معتقدوں کو اچھا معلوم ہوگا۔ میں منصفانہ طور پر کہتا ہوں کہ شیعہ ممتاز الافاضل صاحب نے بڑی شدمد کے ساتھ مرزا حیرت صاحب پر بے علمی کا الزام قائم کیا ہے جو صرف اُن کے بے انصاف معتقدوں کو اچھا معلوم ہوگا۔

میں منصفانہ طور پر کہتا ہوں کہ شیعہ ممتاز الافاضل صاحب خود ہی اُن سے کمزور معلوم ہوتے ہیں۔ اور تاریخ سے شاید آپ واقف نہیں اگر واقف ہوتے تو بمقابلہ اس عبارت مرزا حیرت صاحب کے کہ امام حسین اپنا اہل وعیال کو چھوڑ کر قسطنطنیہ چلے گئے۔ یہہ عبارت اپنے رسالہ مذکور کے صفحہ ۴۰ میں ہرگز ہرگز تحریر نفرماتے۔ کہ اس موقع پر یعنے کربلا کے موقع جنگ پر مسلمانوں کو مطلق عرب کی غیرت وحمیت وشجاعت پر غور کرنا چاہئے کہ عموماً عرب کا ایسے حال میں کیا طریقہ رفتار ہوتا تھا کیا وہ ایسے موقع پر بھاگ جاتے تھے یا جان دیتے تھے۔ اور اگر بفرض محال ایسا کرتے بھی تو اپنے نانا رسول اللہ کو کیا منہ دکھاتے۔ اے میرے پیارے بھائیو خیال کرو ان جملہ باتوں کا انتقال اہل بیت میں سے محمد صاحب کے ساتھ ہوگیا۔ اور تمام عرب میں سے بعد انتقال خلفائے راشدین حضرات ابوبکر وعمر وغیرہ کے انکا اثر جاتا رہا۔ ورنہ کوئی نمونہ دکھاؤ۔ اور کبھی بہادر ہی بودے بزدل ہو جاتے ہیں۔ کیا شجاعت دلاوری حمیت غیرت وغیرہ خاندان محمد صاحب میں مقید ہوگئی تھی کہ ہر وقت ہر جگہ انکو یہہ صفات مذکورہ مانا جاوے نہیں نہیں کوئی چیز بھی خاندان محمد صاحب میں مقید نہیں ہوئے۔ دیکھو تاریخ ابوالفدا جلد دوم کے صفحہ ۲۴۴ میں لکھا ہے حضرت امام حسن لشکر کو آمادہ کر کر بارادہ جنگ معاویہ کے کوچ کر کر مداین تک پہنچے حضرت امام حسن کے لشکر میں فساد برپا ہوا اوسوقت حضرت امام حسن نے معاویہ کو ایک نامہ بایں مضمون لکھا اگر چند شرطیں تم مان لو تو مجکو تمہاری اطاعت منظور ہے معاویہ نے مان لیں وہ یہہ شرائط ہیں۔ ایک شرط امام حسن نے یہہ کہی تھی کہ جو روپیہ بیت المال کوفہ میں ہے مجکو دوادو یجرد کا خراج جو فارس آیا ہے وہ مجکو دیا کرو اور حضرت علی کو بُرا نہ کہا کرو اُس نے سب شرطیں مان لیں الا سبے علی سے انکار کیا اور کہا علی کو گالی بیشک دونگا جب امام حسن نے دیکھا کہ یہہ شرط نہیں مانتا لاچار یہہ کہا کہ جس مجلس میں مجکو پاؤ میرے سامنے علی کو گالی نددو اُس نے منظور کیا اور چار لاکھ درہم اُن کے پاس بھجوائے امام حسن نے امر خلافت ۴۱ھ میں معاویہ کے سپرد کیا۔ جب امام حسن بڑے بھائی امام حسین فرزند علی نواسہ محمد صاحب کی حمیت وغیرت وشجاعت دلاوری حد بیان سے باہر مضمون بالا سے نکلتے ہو اگر چھوٹا بھائی امام حسین فرزند علی مصیبت کے وقت اپنے اہل عیال کو چھوڑکر قسطنطنیہ چلا گیا تو کیا عجب ہوگیا اور کتب اہل اسلام میں لکھا ہے کہ مسماۃ خولہ نے ستر کفار میخ چوبی سے جہنم واصل کئے افسوس کس عورت اہل بیت نے کربلا میں ایک مچھر کو بھی نہ مارا کیا یہہ عرب کا خون نہیں حسب بیان فرقہ شیعہ اپنی رسوائی کرائی پاس عزت نہوا پس ایسے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد انتقال محمد صاحب کے خاندان محمد صاحب میں سے شجاعت حمیت غیرت دلاوری وغیرہ کل اپنا ڈیرہ ڈنڈا اوٹھا لیگئی تھی ورنہ شجاعت اور دلاوری وکامیابی حضرت علی وغیرہ کی دکھائی جاوے دریں صورت مذکورہ بالا حضرت امام حسین کا یزید سے جنگ کرنا گویا حضرت امام حسن کے خلیفہ تسلیم شدہ کے صاف خلاف سے ثابت ہے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ صاحب مروت اور لائق اپنے بزرگوں کے عہدوں کو نہیں توڑا کرتے اس لحاظ سے امام حسین ضرور قسطنطنیہ چلے گئے ہوں گے۔

(۵) شیعہ ممتاز الافاضل صاحب نے حتی الامکان حدیثیں اپنے رسالہ ثبوت شہادت میں کتب سنت جماعت صحیح بخاری وغیرہ سے تحریر فرمائے ہیں۔ میں حدیث ثبوت میں شہادت میں کسی طرح کا کلام نہیں کرتا مرزا حیرت صاحب جانے اور آپ۔ لیکن اتنا کہتا ہوں کہ یہہ احادیث آپ اپنے خوش اعتقاد مریدوں اور عوام الناس جہلا کے بہلانے کیواسطے کافی سمجھئے ورنہ مرزا حیرت صاحب کی قلم کے سامنے بالکل ملک عدم کو تشریف لیجاوینگے۔ اول تو ان میں کچھ خواب بیان کی گئی ہیں۔ دوسرے کسی حدیث کی صرف ایک عورت ہی راوی ہے کہیں فرشتہ کے نام میں اختلاف ہے تیسرے یہہ دیکھا گیا ہے کہ اہل عراق کوفہ میں سے کسی نے آکر ابن عمر سے مچھر کے خون کی بابت سوال کیا انہوں نے کہا دیکھو اس شخص کو مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور حسین ابن علی سبط رسول کو قتل کردیا اور اسکی بابت سوال نہیں کرتے۔ دیکھو یہہ تمام شہادتیں پیشکردہ شیعہ ممتاز الافاضل صاحب غیر معتبر سماعی ہیں اس سے کوئی بانصاف مذہب اور منصف حاکم کیکے حق میں قاتل کا فتویٰ نہیں دیسکتا ہے میں افسوس کرتا ہوں کہ ایسی غیر معتبر شہادت پر اپنے دینی بھائیوں کو خونی اور قاتل مان لینا سراسر انصاف کا خون کرنا ہے اور چاروانہ کشمش اور ایک آبخورہ شربت کے واپچ سے آئے سال امیر تبرے بازے نہ کیا کریں بلکہ اس رسم کو موقوف کردینا ہی جو عظیم سمجھیں۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے کیا خوب ارشاد کیا ہے۔ تو انہوں کو سلام کرتا ہے ایسا تو محصول لینے والے بھی کیا کرتے ہیں تو غیروں کو پیار کر اور انکے واسطے نیکی چاہ۔ ہم جنکو آپ کافر کہتے ہیں امسیح کے صلیب دینے والوں کو برا نہیں کہتے بلکہ رات دن اُنکے حق میں اور آپکے حق میں خداوند سے دعا کرتے ہیں کہ دین حق مسیح میں داخل ہوں اور راہ راست پر لائیگے فکر میں ہیں میں متحیر ہوں دین حق کا دعویٰ اور اسمیں یہہ خرابی۔

(۶) شیعہ ممتاز الافاضل صاحب نے رسالہ ہذا میں اس بات پر بہت بڑا زور دیا ہے کہ امام حسین کی شہادت کو نہ ماننے سے پیشگوئیاں محمد صاحب کی غلط ہوتی ہیں اور محمد صاحب

کاذب ٹھہرتے ہیں جس سے تمام اسلام بگڑتا ہی اور اسی بنیاد پر مسلمانوں کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ شہادت کو ماننے سے بھی وہ بات پیدا ہوتی ہے کہ پیشگوئی محمد صاحب کی جو ایک بڑے معتبر شخص سے یعنی حضرت امام حسن سے جنکی گواہی اون گواہوں سے جنکا شیعہ ممتاز الافاضل صاحب نے اپنے رسالہ میں نام لکھا ہے بدرجہا افضل اور اولیٰ ہے بلکہ امام ہونے کی وجہ سے کہ صاحب الہام مانا گیا ہے قابل وثوق ہے۔ حضرت امام حسن فرماتے ہیں دیکھو ابو الفدا جلد دوم صفحہ ۵۴۳ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ نے اپنے خواب میں دیکھا ہے کہ بنی امیہ میں سے ایک ایک شخص منبر خلافت پر چڑھیگا یہہ آنحضرت کو برا معلوم ہوا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی۔ انا اعطیناک الکوثر۔ وانا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر خیر من الف شہر۔ ترجمہ میں نے عطا کیا تجکو اے محمد حوض کوثر۔ اور اتارا ہمنے اُس قرآن کو درمیان لیلۃ القدر کے اور کہا جانتا ہو تو کہ کیا ہی لیلۃ القدر۔ لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے پس در صورت اول یعنے نہ ماننے شہادت امام حسین میں وہ مسلمان جو شہادت کے منکر ہیں بخیال شیعہ ممتاز الافاضل صاحب ملعون ٹھہرتے ہیں اور اخر ذکر صورت میں حضرت امام حسین یزید کے ساتھ جنگ کرنے سے اور وہ مسلمان جو خلافت بنی اُمیہ کے منکر ہیں پیشگوئی محمد صاحب کے منکر ہوتے ہیں اور بقول شیعہ ممتاز الافاضل صاحب پیشگوئی محمد صاحب کا منکر ملعون ہوتا ہے تو امام حسین اور منکر خلافت بنی امیہ ملعون ہوئے۔ شیعہ ممتاز الافاضل صاحب نے اخبار مذکورہ بالا میں بجواب کسی مولوی کے صفحہ ۵ میں لکھا ہے کہ خلافت اور امامت ایک ہے اور وہ یعنے امام خلیفہ ملہم ہوتا ہے پیشگوئی مذکورہ سے ظاہر ہوگیا ہو کہ خلافت اور چیز ہی اور امامت اور چیز ہو اور خلافت غیر ملہم شخص کو پہنچ جاتی ہے جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے حیات محمد صاحب میں حضرت حسن اور حسین اماموں کو چھوڑکر بنی امیہ کو عطا فرمائی اور واضح طور پر ظاہر ہوگی کہ یزید بنی امیہ تھا اور خدائے پاک کا خلیفہ مقررہ تھا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں رسالہ ثبوت شہادت کو آپ واپس لے لیں اور احادیث اور آیات اور پیشگوئی کو جہانتک شہادت کے ہیں نہیں خیرباد کہکر ملک عدم کیطرف روانہ کریں اسمیں آرام ملیگا ورنہ اس طرف کنواں اور اُسطرف کھائی ہے آرام کی صورت کہیں نظر نہیں آتی ؛

(۷) شیعہ ممتاز الافاضل صاحب نے رسالہ ثبوت شہادت کے صفحہ ۴۴ میں مرزا حیرت صاحب کی نسبت تحریر فرمایا ہے کہ اس موقعہ پر (یعنے شہادت میں) مرزا حیرت صاحب نے کس قدر خیانت سے کام لیا ہے اور کیسا جھوٹ بولا ہے اگر اسکو۔ لاتقربوا الصلواۃ۔ والی مثل نہ کہیں تو اور کیا کہینگے مرزا صاحب نے اس موقع پر اصل کتاب (بحار الانوار) کی اول اور آخر عبارت اڑادی ہے اور بے ربط جملہ تحریر فرمایا ہے اور یہہ خیال کیا ہے کہ بیچارے جاہل ناظرین کہاں گزٹ اصل کتاب کو دیکھہ تو سکینگے نہیں اس لئے میرے دام فریب میں آکر شہادت سید الشہدا سے انکار کر دینگے۔ ممتاز الافاضل صاحب میں سچ کہتا ہوں کسی مولوی دہلی والے سوالوں کے جواب میں اخبار عشری مذکورہ بالا کے صفحہ ۵ میں اسیطرح آپ نے بھی خیانت سے کام لیا ہو اور کیسا صریح جھوٹ بولا ہو یہی۔ لاتقربوا الصلواۃ کی مثل آپ پر صادق آتی ہے اس موقع پر اصل کتاب یسعیاہ نبی کی اول اور آخر کی آیتیں اڑا کر بے ربط تو آیت ۵ باب ۳ کتاب یسعیاہ نبی کی لکھکر بغضی طور پر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو ربانی توراۃ کا شریر لکھا ہی شرم کو کس منہ سے مرزا صاحب پر الزام قائم کرتے ہو وہ کونسا منہ ہے ہمکو دکھاؤ آپ نے بھی یہہ ہی چاہا تھا کہ بیچارہ عوام سنت جماعت کتاب یسعیاہ نبی دیکھہ سکینگے نہیں میرے دام فریب میں آکر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو شریر سمجھ لینگے وہ اخبار دیکھتے ہی تاڑ گئے اور اس آیت کا مطلب سمجھ گئے ہیں اور عنقریب آپکو دعوت دینے والے ہیں اب ایک نشہ دو ہونے والی ہے تو مرزا صاحب کا شیعہ اور آپ کا شیعہ والا یک نکلا بلکہ آپ تو مرزا صاحب کے شاگرد رشید نکلے یا۔ مقلد ہوئے ؛

(۸) شیعہ ممتاز الافاضل صاحب نے شروع رسالہ میں تحریر فرمایا ہے کہ بجز شہادت امام حسین کے کوئی واقعہ ایسا نہیں ہوا جس سے تیرہ سو برس تک انسانوں کے دلوں کو تاثیر ہوا ہو اور پھر بھی اس طرح گویا کل کا واقعہ ہے اور چشم دید واقعہ ہے جس واقعہ سے ہنوز تک انکار نہیں کر سکتے عیسائی تک چشم پوشی نہیں کر سکتے یہود اور مجوسی تک متاثر ہوتے ہیں واہ کیا کہنے ہیں اپنے معتقدوں کے سمجھانے کو فقرے خوب رنگین و دلچسپ لکھے بیشک وہ ایمان لے آئے ہونگے خوش اعتقادی نے دل کی آنکھوں کو رفو کر دیا ہوگا زبان تک نہ ہلائینگے۔ میرے پیارے بھائی کوئی واقعہ متاثر نہیں ہوتا الفاظ متاثر ہوا کرتے ہیں۔ عمدہ لفظوں کے ساتھ جہاں علم موسیقی کی چاشنی دیکر کسی واقعہ کو بیان کیا وہ متاثر ہو جاتا ہے تمام قصہ کہانیاں مفروضہ اسی سبب سے متاثر ہیں اور تمام مرثیوں نوحوں اور سلاموں وغیرہ میں یہہ ہی کاروائی کی ہوئی ہے اس لئے وہ متاثر معلوم ہوتے ہیں اگر ترتیب بدل ڈالو تو تاثیر نہیں رہتی اور شیعہ شہادت امام حسین کو داخل مذہب سمجھ کر مرثیہ و ماہ وغیرہ اس کا احیا کرتے رہتے ہیں اس وجہ واقعہ دیرپا چلا ورنہ جیسا اوروں کی شہادت مفقود الخبر ہے اسی طرح یہہ بھی ہو جاتی جو واقعہ داخل مذہب ہو جاتا ہے وہ مذہب کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اس لئے اُس کا گم ہونا ناممکن ہے چنانچہ ہنود میں راون کا واقعہ برابر چل رہا ہے ؛

(۹) شیعہ ممتاز الافاضل صاحب نے اپنے رسالہ ثبوت شہادت میں بخاری شریف وغیرہ کتب صحاح ستہ سُنت جماعتوں کو ساتھ تحریف بلیغ کے تسلیم کر لیا ہے بلکہ امام بخاری کی طرفداری اور فرمانبرداری اور حمایت کے لئے ہر وقت مستعدی کر رہے ہیں۔ دیکھو یہہ مرزا صاحب کا ایک معجزہ ہو جنکی تحریر کے اثر سے تیرہ سو برس کا دشمن دفعتاً حلقہ بگوش ہو گیا بھائی اسے معجزہ نہ کہیں تو اور کیا نہ کہیں۔ لو سنت جماعتو تم کو مبارک ہو کہ تمہاری کھوئی ہوئی ٹھیریں

ننگو لگے۔ اسیطرح خداوند ہماری کھوئی بھیڑیں بھی ہمکو دیدے مرزا صاحب کے حق میں دعا کروں جنکی بدولت یہہ دن نصیب ہوا کہ شیعوں نے تمہاری کتب صحاح ستہ کو تسلیم کیا اس سے خلافت اصحاب ثلاثہ وغیرہ بھی بطور لازم ملزوم اُنکو تسلیم ہوگئی لہذا ہم آئندہ مولوی محمد ہارون صاحب کے نام کے ساتھ لفظ شیعہ نہ لکھینگے بلکہ یوں خطاب کرینگے۔ ممتاز الافاضل محمد ہارون نومرید جناب امام بخاری صاحب رحمتہ اللہ علیہ یا صرف اتنا لکھا کرینگے ممتاز الافاضل نومرید جناب امام بخاری صاحب۔ اور میں بھی بسبب پہلے تعلق کے مولف رسالہ ثبوت شہادت اور اُس کے مقبول کرنیوالوں کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ یہہ ہمیشہ بخاری وغیرہ کتب صحاح ستہ کے پیرو اور تابعدار اور اُس کے لفظ لفظ کے فرمانبردار رہیں اے عزوجل انہیں کوئی باغی اور منکر خلافت اصحاب ثلاثہ وغیرہ کا پیدا نہ کیجیو ؛

(۱۰) ممتاز الافاضل نومرید امام بخاری وغیرہ نے اپنے رسالہ ثبوت شہادت میں ارقام فرمایا ہے کہ فتنہ کے معنی عرب میں مفتون اور فریفتہ ہونے کے ہیں۔ اور جو معنی لفظ فتنہ کے آیت۔ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ۔ میں مرزا حیرت صاحب نے سختی میں ڈالنے اور آزمایش اور فساد وغیرہ کے کئے ہیں یہہ معنی جامع مسجد کے نیچے لوٹے جاتے ہیں یہہ دعوے اُن کا بلادلیل ہے کیونکہ کوئی آیت قرآنی اور محاورہ عرب کا تحریر نہیں کیا الا قرآن کے اندر یہہ لفظ بیالیس جگہ موجود ہے اور کسی جگہ معنی مجوزہ مذکورہ بالا نومرید امام بخاری صاحب ٹھیک نہیں بیٹھتے لہذا آیت متنازعہ فی میں بھی غلط ہوئی اور چند مقام قرآنی تحریر کئے جاتے ہیں نومرید امام بخاری صاحب وغیرہ اپنے معنی مجوزہ لگا کر آیت کا معنی اور مطلب درست کر کر دکھائیں۔ دوسرا پارہ اٹھواں رکوع تیسرا[۳] پارہ نواں رکوع۔ پانچواں[۵] پارہ نواں رکوع چھٹا[۶] پارہ چودھواں[۱۴] رکوع۔ نواں[۹] پارہ سترہواں[۱۷] رکوع۔ دسواں[۱۰] پارہ چھٹا و تیرہواں[۱۳] رکوع۔ گیارہواں[۱۱] چودہواں[۱۴] رکوع۔ پندرہواں[۱۵] پارہ چھٹا رکوع۔ سترہواں[۱۷] پارہ نواں[۹] رکوع۔ اٹھارہواں[۱۸] پارہ پندرہواں[۱۵] رکوع۔ بیسواں پارہ تیرہواں[۱۳] رکوع۔ اکیسواں[۲۱] پارہ اٹھارہواں[۱۸] رکوع تیئیسواں[۲۳] پارہ چھٹا[۶] رکوع۔ اٹھائیسواں[۲۸] پارہ ساتواں رکوع۔ اور انتیس واں[۲۹] پارہ پندرہواں[۱۵] رکوع ؛

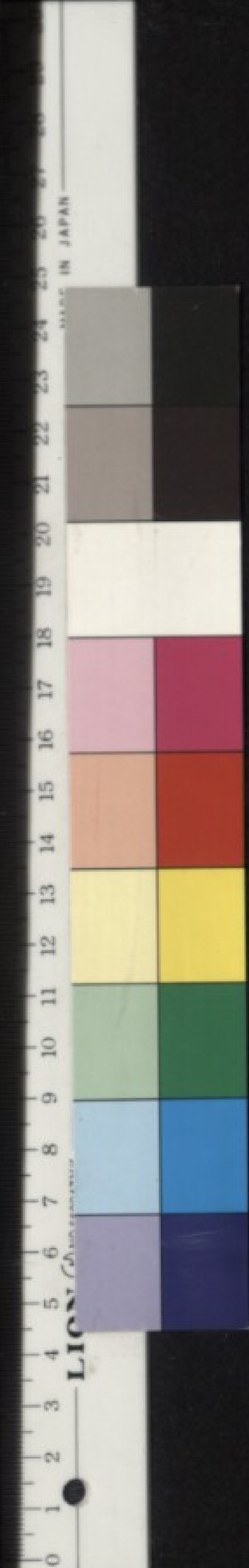
اگر بالفرض آیت مذکورہ بالا میں فتنہ کے معنے فریفتہ اور مفتون ہونے کے لگائے بھی جائیں تو انسان ماسوائے اللہ کے اپنے مال اور اولاد پر فریفتہ و مفتون ہو کر اللہ جلشانہ سے دور ہوا وہ ہی معنے بالآخر مجوزہ مرزا صاحب نکل آئے ؛

اور ممتاز الافاضل نومرید امام بخاری صاحب وغیرہ نے اخبار اثنا عشری مذکورہ بالا میں بسوال کسی مولوی دہلی والے کے صفحہ ۲ میں لکھا ہے کہ سید سوائے یحیٰی علیہ السلام اور جو اشخاص روائین تھے یعنے امام حسن و حسین وغیرہ اور انکی ذریات کے اور کسیکو نہیں کہہ سکتے یہہ ارشاد آپکا محض غلط ہے۔ بارہویں[۱۲] پارہ تیرہویں[۱۳] رکوع میں سورہ یوسف کے اندر عزیز مصر کو بھی سید کہا گیا ہے پس قرآنی آیت نے آپکے دعوے اور خصوصیت کو توڑ دیا سایل کا مقولہ سچ ہوا کہ یہہ لفظ سید عام ہے۔

(۱۱) ممتاز الافاضل نومرید امام بخاری صاحب وغیرہ مذہب سے بہت کم واقف ہیں اور کتب سماوی کے کے مطالب و مقاصد بالکل نہیں سمجھتے بیشک اب آپنے ایسوں کا دامن پکڑا ہے کہ چند یوم میں انکی کتب کے مطالعہ سے منبع علم سمجھے جاوینگے اور سردست اُن کے نام کی برکت سے آپ میں یہہ جرأت پیدا ہوگئی کہ اپنے اپنا رسالہ ثبوت شہادت بلا خوف عوام الناس کے ہاتھ میں دیدیا اور شیعہ علما ہمیشہ اپنی کتب اور تالیف مذہبی کو چھپاتے رہے ہیں اور کتابوں کی پیشانی پر یہہ عبارت تحریر کرتے رہے ہیں۔ ر سنت جماعت نہ دیکھیں نہ خریدیں، بلکہ حال میں ایک کتاب بنام تو اضب مولوی سید مظہر حسین صاحب شیعی نے بجواب احمد الدین پنجابی کے لکھی ہے اسپر یہہ عبارت تحریر ہے ر اہل سنت جماعت اسے ہرگز نہ دیکھیں، پس ایسی کارروائی مولف رسالہ ثبوت شہادت ممتاز الافاضل محمد ہارون صاحب نے رسالہ ہذا میں نہیں کی اے سنت جماعت طریقہ بدل نے کی یہہ بہت بڑی قوی دلیل ہے ؛

(۱۲) یہہ خادم العلما راقم مضمون ہذا پیروان شہادت امام حسین کو جو اس کے بے سود اور فرضی ثابت ہونے سے مایوس اور پریشان ہوگئے ہیں ایک بہت بڑے شفیع اور منجی اور شہید مظلوم کی بشارت ہے بیشک انسان کو منجی اور کفارہ کی ضرورت ہے جس کے بغیر نجات ناممکن ہے لہذا حقیقی شفیع اور کفارہ جو ازل سے قادر مطلق نے معین کر رکھا تھا وہ کون ہے ہمارا خداوند یسوع مسیح ہے پیش کرتا ہوں جنکی پیشنگوئی یسعیاہ نبی نے اپنی کتاب کے ۵۳ باب میں اس طرح کی تھی ؛

اُس کے یعنے مسیح کے ڈیل ڈول کی کچھ خوبی نہ تھی اور نہ کچھ رونق کہ ہم اسپر نگاہ کریں اور کوئی نمائش بھی نہیں کہ ہم اُس کے مشتاق ہوویں وہ آدمیوں میں بے نہایت ذلیل اور حقیر تھا وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہوا لوگ اُس سے گویا روپوش تھے اسکی تحقیر کی گئی اور ہم نے اُسکی کچھ قدر نہ جانی یقیناً اُس نے ہماری مشقتیں اٹھالیں اور ہمارے غموں کا بوجھ اپنے اوپر چڑھایا پر ہم نے اُس کا یہہ حال سمجھا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا ہے پر ہماری گناہوں کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا۔ ہماری سلامتی کے لئے اسپر سیاست ہوئی تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اور اسپر لادی۔ وہ تو نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بھی اُس نے اپنا منہ نہ کھولا وہ جیسے برہ جسے ذبح کرنے لے جاتے اور جیسے بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے آگے بے زبان ہے اُسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا ایذا دے کے اور اُسپر حکم کر کر وہ اُسے لے گئے پر کون اُس کے زمانہ کا بیان کریگا کہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا میرے گروہ کے گناہوں کے سبب اسپر مار پڑی۔ اس پیشنگوئی مذکورہ میں جسقدر صفتیں ذکر کی گئی ہیں وہ تمام ہمارے خداوند یسوع مسیح میں موجود تھیں



اور جہانتک اسمیں ایذائیں او تکلیفیں بیان کی گئی ہیں وہ سب ہمارے خداوند یسوع مسیح کو یہودیوں کے ہاتھ سے پہنچی ہیں اس لئے یہہ تمام پیشگوئی ہمارے خداوند یسوع مسیح کے حقمیں ہے۔ اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کے حق میں یسعیاہ نبی نے ۹ آیت باب مذکورہ میں کہاہے۔ اُس کی یعنے مسیح کی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی تھی۔ جسکی تصدیق انجیل لوقا ۲۳ باب ۳۲ و ۳۳ آیت سے ہوتی ہے۔ اور وہ یعنے یہودی دو اور آدمیوں کو جو بدکار تھے لے چلے کہ اس کے ساتھ مارے جائیں اور جب وہ اُس جگہ پر جسے کھوپڑے کی جگہ نام رکھتے پہنچے تو وہاں اُسے یعنے مسیح کو صلیب دی اور بدکاروں کو بھی ایک دہنے اور دوسرا بائیں۔ اور انجیل یوحنا ۱۹ باب ۷ او ۱۸ آیت بھی اُس کی تصدیق کرتی ہے۔ سو وہ اپنی صلیب اُٹھائے ہوئے اُس جگہ کو جو کھوپڑی کا مقام کہلاتا ہو نکل گیا وہاں انہوں نے اُسے اور اُس کے ساتھ دو اور کو صلیب پر کھینچا طرفین میں ایک ایک اور یسوع کو بیچ میں۔ اور انجیل متی کا ۲۷ باب ۳۸ آیت بھی اسکی تائید کرتی ہے۔ اُس کے یعنے مسیح کے ساتھ دو چور بھی صلیب پر کھینچے گئے ایک دوسرا بائیں۔ اور پھر یسعیاہ نبی آیت ۹ کے دوسرے فقرے میں ہمارے خداوند کے حقمیں فرماتا ہے۔ پر وہ اپنے مرنے کے بعد دولتمندوں کے ساتھ ہوا۔ جس کے تصدیق انجیل متی کے ۲۷ باب ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰۔ آیت سے بخوبی ہوتی ہے۔ جب شام ہوئی یوسف نامی ارمتیا کا ایک دولتمند جو یسوع کا شاگرد بھی تھا آیا اُس نے پلاطس پاس جا کے یسوع کی لاش مانگی تب پلاطس نے حکم دیا کہ لاش اُسے دیں یوسف نے لاش لیکر سوتی صاف چادر میں لپیٹی اور اپنی نئی قبر میں جو چٹان میں کھودی تھی رکھی اور بھاری پتھر قبر کے منہ پر ڈھلکا کر چلا گیا۔ بموجب بیان مذکورہ اول خداوند مسیح کی قبر شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی تھی یعنے چوروں کے ساتھ صلیب دیا گیا تھا اور اُن کے درمیان دفن کیا جاتا لیکن وہ یعنے مسیح اپنے مرنے کے بعد دولتمندوں کے ساتھ ہوا یعنے اسکی لاش کو یوسف دولتمند نے لیا اور دولتمندوں کے قبرستان میں اپنی قبر میں دفن کیا۔ دیکھو حضرات ہمارا خداوند مسیح اس طرح شریروں کے ساتھ ہوکر دولتمندوں کے ساتھ ہوا اور آیت ۹ کی کل ٹھیک بیٹھ گئی۔ پس حقیقی شفیع اور کفارہ یہہ ہوا جس کے سب انبیا اور اولیا منتظر تھے جس کا یہہ مقولہ ہے۔ کہ راہ حق اور زندگی میں ہوں۔ لو جو اپنے مرنے کے بعد مردوں میں سے جی اٹھا اور آسمان پر چلا گیا اور باپ کے دہنے بیٹھا ہوا ہماری شفاعت کر رہا ہے اور پھر آکر مردوں اور زندوں کی عدالت کریگا جس کے سامنے کسی شفیع او کفارہ کی حاجت نہیں ہے۔ اب قبول کریں تاکہ دل مایوس شہادت مطمئن ہو جاوے اور تمام ماتشیں بے محنت او مشقت حاصل ہو جاویں بلکہ ایمان لاتے ہی ظاہری صورت او سب خصلتیں بدل جاوینگی۔

(نوٹ) ممتاز الافاضل نو مرید امام بخاری صاحب وغیرہ نے جبکہ وہ اپنے پہلے اعتقاد کے پابند تھے۔ آیت ۹ کتاب یسعیاہ نبی کی پیشگوئی مذکورہ کو محمد صاحب کے حقمیں چسپان کرکے اخبار اثنا عشری مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۵ میں نعوذ باللہ حضرت امام حسن و امام حسین وغیرہ کو معنوی اور ظاہری طور پر بانی توراۃ کا شریر قائم کیا ہے اور اپنی کم فہمی او بغض جلی کے باعث ظاہر الفاظ میں حضرت ابوبکر و عمر پر حملہ کیا ہے۔ سو یہہ پیشگوئی محمد صاحب کے حقمیں چسپان نہیں ہوتی ہے وہ اُس کی کل ٹھیک بیٹھا کر دکھائیں۔ ان ہی کی اس پیشکردہ پیشگوئی کے موافق حضرت ابوبکر و عمر دولتمند ٹھہرتے ہیں شریروں کا پتہ نہیں چلتا اون کے نام بتاؤ اور ایسی پیشگوئی کے نیچے دیکھایا ہے۔ یہہ حق امام حسن کا تھا کہ محمد صاحب پاس دفن کیجاتے جو نہیں دفن کرنے دیا بلکہ اُن کے جنازہ پر تیر چلوائے گئے تو اس عبارت سے بگمان پیشگوئی چسپانندہ یہہ صورت پیدا ہوتی ہے کہ محمد صاحب کی قبر اہل بیت کے درمیان ٹھہرائی گئی تھی۔ پر وہ اپنے مرنے کے بعد دولتمندوں کے ساتھ ہوا یعنے حضرت ابوبکر و عمر جو فی الحقیقت المدار دولتمند تھے اُس کے یعنے محمد صاحب کے پہلو میں دفن ہوئی بشکل مذکورہ کے بیان سے پیشگوئی کی کل ٹھیک بیٹھتی ہے لیکن شریر تو کوئی اور ہو گئے۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ کا مضمون ہو گیا۔ اور مکان خالص ملکیت عائشہ کا تھا کیونکہ کل زوجگان محمد صاحب پاس علیحدہ علیحدہ مکان موجود تھے لہذا حضرت ابوبکر و عمر غصب میں دفن نہیں ہوئے بلکہ باغ فدک مشترکہ و تنہا ملکیت فاطمہ نہ تھا دعوی غلط تھا۔

(نوٹ) میں سچ کہتا ہوں کہ یہہ پیشگوئی ہمارے خداوند یسوع مسیح کے حق میں ہے نہ اگر کسی شخص کو یا ممتاز الافاضل سید محمد مازن صاحب مذکور کو بدعوی یہہ گمان و خیال ہو کہ یہہ پیشگوئی محمد صاحب کے حق میں ہے تو میں پر وقت مباحثہ و مناظرہ تقریری کیواسطے تیار ہوں جس شخص کی چاہے مکان واقعہ حوض قاضی میں بروز جمعہ مقرر کرکے تشریف لے آویں اور بذریعہ مباحثہ و مناظرہ تقریری کے اس کا فیصلہ کر لیں۔ اور جبکہ اہل اسلام توراۃ و انجیل کو محرف او منسوخ مانتے ہیں بڑے افسوس کی بات ہے کہ ممتاز الافاضل نے دینی کتب فریقین سے منہ موڑ کر اپنے اسلامی بھائیوں کو توراۃ سے جواب لکھا اگر بفرض محال مان لیا جاوے کہ بسبب عدم موجودگی جواب کے ایسا کیا گیا تو میں پوچھتا ہوں اگر کسی وقت سماوی توراۃ وغیرہ میں بھی جواب نہ ملا تو اسوقت کیا وہ وید سے جواب تحریر کرینگے اور اسی طرح رفتہ رفتہ اسلام کو خیرباد کہینگے جیسا کہ اسوقت بسبب نہ موجود ہونے جواب شہادت کے مذہب شیعہ سے بطرف طریقہ اہل سنت جماعت قایل ہو گئے۔

(آخری نوٹ) اسوقت تمام واعظین مسیح کو مناسب ہے کہ ہر ایک جگہ پکار پکار مضمون بالا طالبان شہادت امام حسین کو سنائیں اور ان کو مسیح کی شہادت اور کفارہ کی جیساکہ بیان کی گئی ہے خوشخبری دیں۔ اور اپنی طرف بلائیں کیونکہ اسوقت شیعہ بسبب غیر مؤثر ثابت ہونے اور نہ ثابت ہونے

شہادت امام حسینؑ سے بیقراری کی حالت میں ہیں اور آج کے علما غیر مذہب کی کتابوں سے مدد لے رہے ہیں۔ اور یقین ہے کہ وہ اس وقت اس شفیع منجی و شہید مظلوم ہمارے خداوند اور کفارہ کو قبول کریں گے۔

راقم - خادم العلماء و احسن المناظرین حافظ احمد مسیح واعظ۔

ایس۔ پی۔ جی۔ مشن۔ دہلی۔

میر مجلس صاحب و لیڈی صاحبان و شرفا حاضرین جلسہ

وٹیری نری ہسپتال لودیانہ میں ۱۸۹۶ء میں بعہد مسٹر ریڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کھولا گیا تھا اسمیں کامیابی ثابت ہوئی۔ سو گنہ پہلے سال میں تعداد اندرونی بیماروں کی ۷۰ اور بیرونی بیماروں کی ۸۰ تھی رفتہ رفتہ ۱۹۰۵ و ۱۹۰۴ء میں اندرونی بیماروں کی تعداد ۲۵۷ اور بیرونی بیماروں کی تعداد ۲۱۳۴ تک بڑھ گئی سال حال میں تاریخ امروز تک اندرونی بیماروں کی تعداد ۲۲۵ اور بیرونی بیماروں کی تعداد ۱۹۰۰ ہے۔

خرچ سال حال میں تاریخ امروز تک صرف ۲۱۰۰ روپیہ اور آمدنی فیس ۲۱۶ روپیہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ ہسپتال عام پسند اور بہت فائدہ مند ہے۔

گذشتہ چند سالوں میں معلوم ہوا کہ ہسپتال اچھی موقعہ پر واقعہ نہیں ہے کیونکہ وہ سرکاری رکھ میں ہے جہاں کہ بسبب گنجان ہونے درختوں کے عام کی نظروں سے چھپا رہتا ہے۔

اول یہہ اعتراض لفٹنٹ اسمتھ صاحب سپرنٹنڈنٹ وٹیری نری ڈیپارٹمنٹ نے اوٹھایا تھا جنہوں نے فروری ۱۹۰۲ء میں ملاحظہ ہسپتال کا فرمایا تھا۔

اُسی سال کی موسم گرما میں میں ڈپٹی کمشنر مقرر ہوکر یہاں آیا اتفاقاً میں نے اس معاملہ پر مسٹر لگ زینڈ ریڈ رحن صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت جالندھر سے گفتگو کے تو باہمی اتفاق سے یہہ قرار پایا کہ اس ہسپتال کو کسی اور مناسب موقعہ پر شہر کے قریب قائم کیا جاوے۔

میرے تبدیل ہوجانے کے بعد اس معاملہ کا فیصلہ مسٹر بی راسگنل صاحب بہادر و میجر فاکس مسٹر نگہم صاحب بہادر نے کیا تھا۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ایک ریزولیوشن پاس کیا تھا کہ ایک جدید ہسپتال بموجب نقشہ منظور شدہ کے بصرف ۶۳۵۶ روپیہ تعمیر کیا جاوے منجملہ جس کے میونسپل کمیٹی لودیانہ نے ۲۶۰۰ روپیہ بطور چندہ کے دیا۔

یکم ستمبر ۱۹۰۴ء کو کام تعمیر کا شروع کیا گیا مسٹر گڈنس صاحب بہادر سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کی سعی کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور مقصود عرصہ کے اندر یہہ ہسپتال تکمیل کو پہنچا۔

نیز کپتان جے۔ کے۔ واکر صاحب سینیر سپرنٹنڈنٹ سیول وٹیری نری ڈیپارٹمنٹ شکریے کے مستحق تھے کہ جن کے مشورہ اور رائے کے بغیر اس شہر اور ضلع میں ایسا عمدہ ہسپتال میسر آنا مشکل تھا جنکی نسبت مسٹر۔ ڈبلیو۔ سی۔ ای۔ اے لوف صاحب بہادر ڈائرکٹر صیغہ زراعت کی رائے ہے جو خوش قسمتی سے آج اس جلسہ میں تشریف فرما ہیں کہ یہہ ہسپتال پنجاب میں نہایت ہی عمدہ قسم کا ہے۔

ہماری زیادہ تر خوش قسمتی ہے کہ آنریبل سر لیوس ٹیپر صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای فائنشل کمشنر پنجاب اور مسٹر ایچ۔ اے۔ اینڈرسن صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی کمشنر و سپرنٹنڈنٹ قسمت جالندھر آج رونق افزائے جلسہ افتتاح ہسپتال ہذا ہیں ہیں۔ جس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ افسران گورنمنٹ عالیہ کو کسقدر شوق اُن معاملات میں حصہ لینے کا ہے جو ملک کے زراعتی بہبودی کیواسطے ہوتی ہیں۔ نیز آئندہ کی بہتری ہسپتال کے لئے یہہ بھی آثار نیک ظاہر ہوتی ہیں کہ آپ صاحبوں کی تشریف آوری کے سبب آج ہی صبح ترشح بارش باران کی ہوئی ہے درایں حالنکہ غیر آبپاشی زمین بسبب امساک بارش باران کے پژمردہ ہو رہی تھی۔

لیڈی صاحبات و صاحبان خصوصاً لیڈی ٹیپر صاحب بہادر و اینڈرسن صاحب بہادر و ای لوف صاحب بہادر کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے بڑی مہربانی سے اس جلسہ نیاز مندانہ میں شامل ہونے کے لئے تکلیف فرمائی اور آپکی تشریف آوری سے اس شہر کی عزت افزائی ہوئی۔ فقط

ڈبلیو۔ اے ہیرس صاحب عارضی اڈیشنل ڈویزنل جج شاہ پور ملتان میں بطور قائم مقام ڈویزنل جج مقرر کئے جائینگے اور الیف ٹی ڈگزن صاحب سی۔ ایل ڈنڈاس صاحب کی جگہ لاہور کو تبدیل ہوگئے اور سی ایل ڈنڈاس صاحب ڈی۔ جے کنیڈی صاحب کے لئے رخصت لینے کے وقت انبالہ جائینگے۔



اخبار تحفۂ سرحد بنوں

یہ اخبار ہر جمعرات کو آٹھ بڑے صفحوں پر مشن پریس بنوں سے چھپ کر شائع ہوتا ہے۔ صوبہ سرحدی میں سب سے پرانا اخبار یہی ہے۔ اس میں مذہبی اخلاقی تواریخی اور سوانحی و باتصویر مضامین کتابوں کے ریویو مفید اور دلچسپ نظمیں بچوں کے لئے کہانی لوکل و سرحدی کے مفصل واقعات اور ادھر اُدھر کی خبریں۔ غرض ہر مذاق کی خبریں درج کی جاتی ہیں اور ہر مسیحی کا فرض ہے کہ قلمی و درمی تحفۂ سرحد کی مدد کرے۔

جو صاحب خریداری کا قصد فرمائیں سالانہ قیمت ع۱ (معہ محصول ڈاک) بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں اور یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی طلب کریں۔ نمونے کے تین پرچہ مفت ارسال ہوں گے۔ جو صاحب چار خریدار بہم پہنچائیں انہیں سال بھر اخبار مفت نذر ہوگا۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہو۔

مینیجر اخبار تحفۂ سرحد بنوں (صوبہ شمالی مغربی - سرحدی)

ضرورت

یونائیٹڈ پریسبٹیرین پریسبٹیری گوجرانوالہ کے ماتحت موضع جلالپور جٹاں میں ایک لائق۔ دیندار تجربہ کار مناد کی ضرورت ہے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں اچھی طرح مسیح کی خدمت کرسکے۔ تنخواہ مبلغ پچیس روپیہ ماہوار ہوگی اور اگر کبھی لیڈی مشنری صاحبان وہاں گرلس سکول کھولنا مناسب سمجھیں تو اس کی بیوی کو بھی حسب لیاقت کام مل سکیگا۔ تمام درخواستیں معہ نقول سندات پریسبٹیری کے کلرک کے پاس آنی چاہئے

المشتہر

پادری برکت مسیح کلرک پریسبٹیری گوجرانوالہ (پنجاب)

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر چسکتانہ شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً چالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر صاحب خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو صاحب اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں۔

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے کلارک مینیجنگ ڈائرکٹر لودھیانہ لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ع۱ معہ ضمیمہ ۱۲
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۱۲ " " ۱ ۱

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	گ	ہجر	سے
چوتھائی کالم	ہجے	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	ہعہ
پورا کالم	عہ	ہعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر اور بعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

(نوٹ) نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " " " معہ محصول ہعہ
" سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول

ربڑ کے تازے سستے اعلیٰ درجہ کے چھاپے

(۱) فیورٹ ربڑ پرنٹنگ آؤٹ فٹ نمبر ۲ معہ کل سامان قیمت عہ
(۲) فیورٹ " " " " نمبر ۳ " " " " عہ
(۳) آفس معہ سلف انکنگ پیڈ اور کل سامان للعہ
(۴) تاریخ چھاپنے کی مشین کلاں دیر تک عرصہ دراز تک کام آوے صہ
(۵) تاریخ " " " دس سال تک کام آئیگی ہعہ

(۶) نمبر لگانے والی مشینیں دس لاکھ چھاپتی ہے قیمت ۱۲
(۷) اشتعال ڈیزائن جیسے ڈِکس لوڈ سائن بورڈ سنڈے سکول کی تصویروں کے ہیڈنگ نفاست سے چھپ سکتے ہیں معہ گدی سیاہی برش وغیرہ

سلیم اللہ خان اینڈ کمپنی ربڑ سٹمپ مینوفیکچرس موری گیٹ لاہور

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھندجالا۔ پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اسی سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ ہشت روپیہ مصری فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضروری دیں۔ المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑا قیمتی اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند سوزش ہیجان حکیم لوگ جسکو آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا ورم ان سب کو بہت فائدہ کرتا ہے۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ایم۔ بی سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ وانگلینڈ امرتسر

۲- میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی بابت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ صاحب آہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اوتم دیوی بعمر ۵۵ سالہ سکنہ امرتسر پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں خوردخورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑبال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انمیں کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں تاگہ نہیں پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

۳- یہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا۔ مفید پایا میری رائے میں خاص ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھندلا و غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر بیج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۴- میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ہے میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب ۲۵ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء میں جمع کیا گیا ہے۔

پادری آر۔ ڈی۔ ٹرلیسی صاحب ایڈیٹر و منیجر نورافشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائیلی کے اہتمام سے چھپا